سلسلۂ اشاعت نمبر ۸۹
فیض النبی المغیث فی مبادیات اصول الحدیث
مع
منظوم اُصولِ حدیث
علامہ کوثر امام قادری
پیش کش: رضا لائبریری مالیگاؤں
نوری مشن مالیگاؤں
Noori Mission
نوری مشن

بہ فیض: تاج دار اہلِ سُنّت مفتی اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا نوری علیہ الرحمہ وحضور تاج الشریعہ مدظلہٗ العالی

زیر سرپرستی: امینِ ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہٗ العالی

فیض النبی المغیث فی مبادیات اصول الحدیث

مع

منظوم اُصولِ حدیث

تالیف

محدث جلیل حضرت علامہ کوثر امام قادری

(استاذ حدیث دار العلوم قدوسیہ اہل سنت فخر العلوم، پرسونی بازار، ضلع مہراج گنج، یوپی)

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

سلسلۂ اشاعت نمبر ۸۹

نام کتاب	:	فیض النبی المغیث فی مبادیات أُصولِ الحدیث
بقلم	:	محدث جلیل حضرت علامہ کوثر امام قادری
نظر ثانی	:	مولانا بلال احمد نظامی علیمی مہراج گنجوی
کمپوزنگ سیٹنگ	:	المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں (09096957863)
پروف ریڈنگ	:	وسیم احمد رضوی، نوری مشن مالیگاؤں
سن اشاعت	:	۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۶ء
ہدیہ	:	دُعائے خیر
ناشر	:	نوری مشن مالیگاؤں

ملنے کے پتے

[۱] مدینہ کتاب گھر، اولڈ آگرہ روڈ مالیگاؤں

[۲] رضا لائبریری، مقابل نیا بس اسٹیشن مالیگاؤں

Cell. 09325028586 gmrazvi92@gmail.com

عرضِ مؤلف

تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے جس کی رحمتیں ہر حال میں عاجز و ناتواں بندے پر سایہ فگن رہتی ہیں اور درود و سلام ہو اس مقدس رسولِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر؛ جن کی کرم فرمائیاں ہر لمحہ گنہگار اُمت کی مددگاری و یاوری میں مصروف ہیں۔

شکر و احسان ہے ہمارے مخلص اساتذہ خصوصاً حضرت علامہ الحاج عبد العزیز خاں صاحب قبلہ، علامہ مصاحب علی رشیدی، علامہ قاری عبد المصطفیٰ ندیم نعیمی، علامہ مفتی عبد الستار نظامی، علامہ قاری ریاض الدین مصباحی، علامہ محمد قاسم برہانی دام ظلہم علینا کا جن کے فیض محبت نے مجھ جیسے احقر الانام کو طلبِ علم کا شوق اور خدمتِ دین کا حوصلہ بخشا کہ یہ چند سطور لکھنے کے قابل ہوا۔

یوں تو مبادیاتِ اصولِ حدیث کے عنوان پر متعدد کتابیں عربی زبان میں موجود ہیں؛ جن سے منتہی طلبا اور علما استفادہ فرماتے ہیں۔ لیکن منشی، مولوی درجات کے مبتدی طلبا کے لیے ان عربی کتب سے استفادہ مشکل و دُشوار ترین اَمر ہے۔ اس دُشواری کے پیشِ نظر اردو زبان میں بھی اس فن میں متعدد کتابیں لکھی گئیں جن سے طلبا مستفیض ہو رہے ہیں۔

شاید آپ کے ذہن میں یہ بات آئے کہ ان کتابوں کی موجودگی میں مجھ جیسے کم علم کو اس عنوان پر کچھ لکھنے کی جرأت و جسارت کیوں ہوئی؟ تو میں عرض کروں گا کہ ایک خاص وجہ ہے جو اس رسالہ کی تالیف کا داعی بنی وہ یہ کہ میں نے اردو زبان میں لکھی گئی کتابوں کو دیکھا جن میں کلماتِ مصطلحہ کی تعریفات تو ضرور اچھے انداز میں موجود ہیں؛ مگر مثال و حکم سے وہ کتابیں خالی ہیں۔ الا ماشاء اللہ! تو خیال ہوا کہ ایک ایسا رسالہ ہونا چاہیے جس میں تعریفات کے ساتھ مثالیں

اوران کے احکام بھی موجود ہوں۔ یہ خیال دل میں آیا ہی تھا کہ حضرت علامہ نورالزماں نظامی علیمی نے فرمایا کہ ایک رسالہ اصولِ حدیث کے نام سے مرتب کیا جائے جو منشی مولوی کا امتحان دینے والے طلبا کے لیے مفید ہو۔ پھر تو دوسرے کاموں کو موقوف کر کے اسے لکھنا شروع کیا اور چند مجلسوں میں یہ رسالہ تیار ہو گیا۔ وللہ الحمد!

حضرت مولانا نورالزماں نظامی علیمی استاذ دارالعلوم قدوسیہ پرسونی بازار نے اس رسالہ کے چند سطور ملاحظہ فرمانے کے بعد اس کا نام ''فیض النبی المغیث فی مبادیات اصول الحدیث'' تجویز فرمایا، ان کے شکریہ کے ساتھ اس رسالہ کو اس نام سے موسوم کر دیا۔

رسالہ ھٰذا کی تیاری کے وقت مقدمہ شرح صحیح مسلم از: علامہ غلام رسول سعیدی، مقدمہ جامع الاحادیث از: علامہ محمد حنیف رضوی بریلوی، مبادی اصول حدیث از: مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی کو خصوصیت کے ساتھ پیشِ نظر رہیں، ان کے علاوہ دیگر کتب سے بھی استفادہ کیا؛ رب قدیر! تمام مصنفین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

رسالہ تیار ہونے کے بعد بعض اصطلاحات کو نظم کے پیرایہ میں بھی لکھ دیا؛ تا کہ یاد کرنا آسان ہو جائے۔ آخر میں اہلِ علم حضرات سے گزارش ہے کہ اس رسالے میں کہیں کوئی نقص و خطا نظر آئے تو از راہِ عنایت ناچیز کو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اس کی اصلاح ہو سکے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

احقر الانام کوثر امام قادری

خادم التدریس دارالعلوم قدوسیہ اہل سنت فخر العلوم، پرسونی بازار

مہراج گنج، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن۔

حمد و سلام

۱	رب عالم کی ثنا سے ابتدا اور انتہا	پھر درود پاک نازل ہو برائے مصطفیٰ
۲	آل پر اصحاب پر علمائے ذی الاقدار پر	تا ابد نازل ہو رحمت سارے ہی اَخیار پر
۳	اے خدا ہم کو عطا کر دین و دُنیا کی فلاح	کہ بیاں کر پائیں ہم فن کی ضروری اصطلاح

حدیث

۴	مصطفیٰ کے قول و فعل تقریر کو کہیے حدیث	جو نہ مانے سنتوں کو بالیقیں ہوگا خبیث
۵	جو صحابی تابعی کا قول عمل تقریر ہے	وہ حدیث پاک ہے اور صاحبِ تاثیر ہے

حدیث قدسی

۶	سرورِ عالم کہیں اللہ کا فرمان ہے	ہے ''حدیث قدسی'' جو منسوب الیٰ الرحمٰن ہے

سند و متن

۷	جب کوئی راوی سمعنا اور حدّثنا کہے	یا روایت میں وہ اپنی اخبرنی وا خبرنا کہے
۸	پھر جہاں پر ان سلاسل کی ہوئی ہے انتہا	اس کے آگے سے حدیث مصطفیٰ کی ابتدا
۹	جو روایت کرنے والوں کا بنا ہے سلسلہ	اہلِ فن اس کو ''سند'' کہتے ہیں کوثرؔ برملا
۱۰	سلسلے کے بعد جو اصل عبارت ہے جناب	''متن'' اس کا نام دینا ہے یہی حق و صواب

متصل

۱۱	جس سند سے کوئی بھی راوی نہیں ساقط ہوا	''متصل'' ایسی حدیثوں کا لقب رکھا گیا

مسند

۱۲ اہلِ دل ''مسند'' بھلا کہتے ہیں کس کو جان لو　　مرفوع جو ہے متصل ''مسند'' اسی کو مان لو

اقسام حدیث باعتبار انتہاء سند

۱۳ جب ''سند'' کی انتہا کا ہم کریں گے اعتبار　　تو حدیثیں تین قسموں میں بٹیں گی بے غبار

مرفوع، موقوف، مقطوع

۱۴ جو پہنچ جائے رسول پاک تک ''مرفوع'' ہے وہ　　جو پہنچے تابعی تک بالیقیں ''مقطوع'' ہے وہ

۱۵ وصف صحبت سے بشر دنیا میں جو موصوف ہے　　اس کا قول و فعل اور تقریر ہی ''موقوف'' ہے

۱۶ قول و فعل تقریر تینوں سے ملاتے جاؤ گے　　تو یہ قسمیں سامنے آتی ہوئی تم پاؤ گے

مرفوع صریحی، مرفوع حکمی

۱۷ ''مرفوع'' کی دو قسمیں اہل فن کے ہاں مذکور ہیں　　ہے ''صریحی'' اور ''حکمی'' در کتب مسطور ہیں

اقسام حدیث باعتبار تعداد سند

۱۸ راویوں کی گنتیوں کا جب کرو گے تم لحاظ　　کئی قسمیں بے جھجھک پاؤ گے تم اے سرفراز

متواتر

۱۹ جس کے راوی ہر زماں میں اتنی کثرت سے ہوئے
جھوٹ پر ان کی جمع کو عادت ممکن نہ کہے

۲۰ ایسے راوی کی روایت ''متواتر'' سے موسوم ہے
یہ یقیں کا فائدہ دیتی ہے جو معلوم ہے

خبر واحد

۲۱ ''خبر واحد'' ان کی روایت ہوگی جو پر نور ہیں　　ہاں تواتر کی مقرر حد سے کوسوں دور ہیں

اقسام خبر واحد

۲۲ خبرِ واحد تین ہی قسموں میں جب محصور ہے — اک "عزیز" ہے اک "غریب" اور تیسری "مشہور" ہے

مشہور

۲۳ جب تواتر کی شرائط سب کے سب نابود ہوں — لیکن راوی مرتبہ میں تین تک موجود ہوں

۲۴ ان شرائط سے روایت معمور جب ہو جائے گی — بس وہی تو "مستفیض"، "مشہور" بھی کہلائے گی

عزیز

۲۵ جب کسی بھی مرحلے میں دو ہی راوی پاؤ گے — باقی میں دو ہیں یا زائد "عزیز" کہتے جاؤ گے

غریب

۲۶ ایک ہی راوی کہیں ہو سلسلۂ اسناد میں — فرد وہ بھی ہے "غریب" فکر و اعتقاد میں

حدیث صحیح لذاتہٖ

۲۷ ہاں صحیح لذاتہٖ از معتبر مقبول ہے — اور "صحیح لذاتہٖ" کا وصف یوں منقول ہے

۲۸ ضبط کامل اور عادل راوی ارشاد ہو — شاذ و علت سے بری اور متصل اسناد ہو

حدیث صحیح لغیرہٖ

۲۹ اور "صحیح لغیرہٖ" میں ضبط کا فقدان ہے — اور طرق کی گنتی سے بھر پائی نقصان ہے

حدیث حسن لذاتہٖ

۳۰ وہ کمی گر پوری نہ ہو پائے تو اے اہلِ شان — وہ "حسن لذاتہٖ" کہلائے گی اے مہربان

حدیث حسن لغیرہٖ

۳۱ ضعف پیدا ہو گیا جب راویوں کی شان میں — وہ ضعیف ہو گی روایت قلب میں اذہان میں

۳۲ طرق کی تعداد نے جب کر دیا ہے اس کو دور — تب "حسن لغیرہٖ" اس کو کہیں گے بالضرور

حدیث ضعیف

۳۳ شرطِ صحیح، شرطِ حسن جب سب کے سب مفقود ہوں
یا تو کچھ معدوم ہوں اور کچھ ہی دِگر موجود ہوں

۳۴ پھر روایت بالیقیں نحیف ہو ہی جائے گی
ایسی صورت میں ''حدیث ضعیف'' وہ کہلائے گی

اقسامِ ضعیف باعتبارِ سقوط وانقطاعِ سند

۳۵ ''انقطاع، اسقاط'' سند میں ہوں جلی یا کہ خفیف   پیدا ہو جاتے ہیں ان سے کتنے ہی اقسام ضعیف

حدیث منقطع

۳۶ ''منقطع'' کہتے ہوئے اول گئے آخر گئے   جس سے راوی جائے یک یا چند جا سے گر گئے

حدیث معلق

۳۷ جب شروع سے ایک یا زائد گرے ہوں ساتھ ساتھ
کہتے ہیں اس کو ''معلق'' درمیان بات بات

حدیث مرسل

۳۸ تابعی نے چھوڑ کر نامِ صحابی یوں کہا   کہ مصطفیٰ وتابعی کے درمیاں کچھ نہ رہا

۳۹ یہ حدیث اب ہوگی ''مرسل'' اے عزیزِ باوقار   اس طرح کرنے کو تم ارسال کہہ دو بے غبار

حدیث معضل

۴۰ دو یا دو سے زائد یک جا گر گئے ہوں درمیان سے
''معضل'' اس کو کہنا ثابت ہوگیا اہل بیان سے

حدیث مدلس

۴۱ شیخ خود کو چھوڑ کر جب نام لے اس شیخ کا — جس سے گو اس کو سماع ہے اور اس سے ہے لقا

۴۲ غیر کی تھی جو روایت ان کے سر پر جڑ دیا — نام ایسی ہی حدیثوں کا ''مدلس'' پڑ گیا

حدیث مرسل خفی

۴۳ چھوڑ دے جو اپنے شیخ معتبر کا واسطہ — نام لے ہم عصر کا جس کو نہ دیکھا اور سنا

۴۴ پھر کہے ایسا کہ سننے کا لگے ہونے گماں — یہ بھی مرسل ہے مگر ''مرسل خفی'' وردِ زباں

مدرج المتن

۴۵ متن میں جب آ گئی ہوں غیر کی باتیں جناب — ''مدرج المتن'' اس کو کہہ پڑیں گے بے حساب

مدرج الاسناد

۴۶ جب تغیر و تبدل سے سند آباد ہو — پھر تو کیوں نہ نام اس کا ''مدرج الاسناد'' ہو

مقلوب

۴۷ خواہ سند ہو یا متن ترتیب بھی مرغوب ہے — ہوگئی تقدیم اور تاخیر تو ''مقلوب'' ہے

مضطرب

۴۸ راویوں نے شیخ والد سے لیا کوئی بیاں — پھر کہا ہے متن یا اسناد میں کچھ ایں و آں

۴۹ یا ایک ہی راوی بیاں میں مختلف ہو جائے گا — دونوں صورت میں بیاں پھر ''مضطرب'' ہو جائے گا

معلل

۵۰ ایسی ہو پوشیدہ علت در صحت ڈالے خلل — وہ حدیث ہوگی ''معلل'' بے کسی رد و بدل

منکر و معروف

۵۱ راوی عادل ضعیفوں سے کرے جب اختلاف — پہلے کی ''معروف'' ہو دیگر کی ''منکر'' بے خلاف

شاذ

۵۲ جب ثقہ اوثق سے اختلاف میں ہے بے نیاز یا لڑے ثقات سے تو قول اس راوی کا ''شاذ''

محفوظ

۵۳ ہیں شرائط شاذ کے اور عکس بھی ملحوظ ہے جس جگہ یہ عکس ہوگا بس وہی ''محفوظ'' ہے

ناسخ ومنسوخ

۵۴ ہو تعارض دونوں میں مقبول دونوں ہی لگیں اور توافق غیر ممکن اہل فن جس میں کہیں

۵۵ تحقیق میں ہو جو مقدم ''منسوخ'' وہ کہلائے گی جو موخر ہوگی ''ناسخ'' نام وہ پا جائے گی

موضوع

۵۶ ایسا راوی آگیا جب سلسلے کے درمیان
جو کبھی جھوٹی حدیث گڑھ دیا ہو بے گمان

۵۷ اس کی روایت اور جو بھی کذب سے مصنوع ہوا
نام دونوں کا یہاں ''موضوع'' ہوا ''موضوع'' ہوا

متروک

۵۸ جھوٹ ثابت گر نہیں خبرِ نبی پاک میں ہاں وہ جھوٹا تھا مگر اپنے ہی معاملات میں

۵۹ اس کے سبب صحت حدیث پاک کی ہی کھوگئی ہو کر حدیث پاک بھی ''متروک'' وہ تو ہوگئی

منکر

۶۰ غلطیاں کثرت سے کرنے والا جو راوی ہوا یا مغفل ہو یا اس پر فسق ہی حاوی ہوا

۶۱ جس میں تینوں میں سے کوئی بھی صفت آجائے گی ایسے راوی کی روایت ''منکر'' ہی کہلائے گی

۶۲ منکر ومتروک وموضوع تینوں غیر مقبول ہیں گرچہ ظاہر میں یہ تینوں مسند وموصول ہیں

☆☆☆

فیض النبی المغیث فی مبادیات اصول الحدیث

علم حدیث کی تعریف: علم حدیث وہ علم جس کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور احوال معلوم ہوں۔

موضوع: علم حدیث کا موضوع حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ اس حیثیت سے کہ آپ اللہ جل جلالہٗ کے رسول ہیں۔

غرض و غایت: سعادت دارین کا حصول۔

حکم: علم حدیث کے متعلق شریعت کا یہ حکم ہے کہ جس مقام پر صرف ایک مسلمان ہو اس کے لیے علم حدیث کا پڑھنا واجب عین اور ایک جماعت آباد ہو تو واجب کفایہ ہے۔

اصول حدیث کی تعریف: ایسے قواعد کا علم جس کے ذریعے سند و متن کے احوال معلوم ہوں جن سے حدیث کے مقبول و مردود ہونے کا فیصلہ ہو سکے۔

موضوع: سند و متن بحیثیت رد و قبول۔

غایت و غرض: حدیث مقبول کا مردود سے امتیاز۔

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور تقریرات کا نام حدیث ہے۔ اسی طرح صحابۂ کرام و تابعین عظام کے اقوال و افعال و تقریرات کا نام بھی حدیث ہے، تقریر کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کام کا ہوتے ہوئے دیکھنا یا کسی چیز کی خبر آپ تک پہنچنا جب کہ اس کا تعلق مسلمان سے ہو پھر آپ کا اس پر سکوت فرمانا۔ **خبر و حدیث** اصل میں مترادف ہیں مگر کچھ محدثین حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین کے اقوال و افعال ہی کو حدیث کہتے ہیں۔ اور سلاطین و امراء و حکام اور گزشتہ زمانہ کے احوال کو خبر کہتے ہیں۔

اثر: عام طور پر صحابی و تابعی کے قول کو اثر کہتے ہیں مگر کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو بھی اثر کہہ دیتے ہیں، جیسے ادعیہ ماثورہ۔

حدیث قدسی: وہ حدیث ہے جس کے راوی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور اس کی

نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔

مثال: ان اللہ تعالیٰ یقول ان یصوم لی وانا اجزی بہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: بے شک روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔

اقسام حدیث باعتبار انتہاء سند : سند کے منتہی ہونے کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں: (۱) مرفوع (۲) موقوف (۳) مقطوع

مرفوع : وہ حدیث ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو خواہ قول ہو یا فعل، تقریر ہو یا حال۔

مثال: مالك عن بن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نعی النجاشی للناس فی اليوم الذی مات فيه و خرج لهم الی المصلی فصف بهم و كبر اربع تكبيرات۔ (موطأ امام مالك ص۷۸)

ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ نجاشی کی وفات کی خبر صحابۂ کرام کو سنائی اور ایک میدان میں جا کر ان کی نماز ادا کی۔

نوٹ: یہ حدیث مرفوع ہے اور متصل ہے۔

موقوف : وہ حدیث جو صحابی کی طرف منسوب ہو خواہ قول و فعل ہو یا تقریر بیان کرنے والے صحابی ہوں یا غیر صحابی سند مذکور ہو یا نہیں۔

مثال: مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر قال يصلی علی الجنازه بعد العصر و بعد الصبح اذا صليتا لوقتها۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نماز جنازہ نماز فجر و عصر کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

مقطوع : وہ حدیث قول و فعل اور تقریر جو تابعی کی طرف منسوب ہو۔

مثال: عن ابراهيم بن النخعی قال اربع يخافت بهن الامام سبحنك

اللّٰھم وبحمدك التعوذ من الشیطان و بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و اٰمین

(کتاب الآثار ص ۱٦)

ترجمہ: حضرت امام نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام چار چیزوں کو آہستہ کہے گا ثنا، تعوذ، تسمیہ اور آمین۔

مرفوع کی دو قسمیں ہیں: حقیقی، حکمی

مرفوع حقیقی یا صریحی: وہ حدیث جو صراحت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو۔

اس کی چار قسمیں ہیں: قولی، فعلی، تقریری، وصفی۔

قولی: وہ حدیث جو بذریعہ قول بیان کی جائے یوں ہی وہ حدیث جو قول کی بجائے ان الفاظ سے بیان کی جائے جو اس کا مفہوم ادا کریں۔

مثال: امر، نھی، قضی، حکم، وغیرھم

فعلی: فعل یا عمل کے ذریعہ بیان کردہ حدیث یوں ہی ان الفاظ سے جو مختلف اعمال و افعال کی طرف مشیر ہوں۔

مثال: توضا، صلی، صام، حج، اعتکاف وغیرھا۔

تقریری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کسی صحابی سے کوئی عمل صادر ہوا اور آپ نے انکار نہ فرمایا۔

وصفی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و حالات جن احادیث سے ثابت ہوں۔

مرفوع حکمی: وہ حدیث جو بظاہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ ہو مگر کسی خاص سبب کی وجہ سے اس پر حکم رفع لگایا جائے۔

موقوف: وہ حدیث جو صحابی کی طرف منسوب ہو خواہ قول و فعل ہو یا تقریر۔ بیان کرنے والے صحابی ہوں یا غیر صحابی، سند مذکور ہو یا نہیں۔

موقوف کی تین قسمیں ہیں: قولی، فعلی، تقریری۔

قولی: وہ موقوف حدیث جس میں صحابی کا قول مذکور ہو۔

مثال: قال علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ حدثوا الناس بما یعرفون۔

ترجمہ: لوگوں کو وہ چیزیں بیان کرو جس کے وہ متحمل ہو سکیں۔

فعلی: وہ موقوف حدیث جس میں کسی صحابی کا کوئی فعل مذکور ہو۔

مثال: ام ابن عباس وھو متیمم۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس نے حالت تیمم میں امامت فرمائی۔

تقریری: صحابی کے سامنے کسی تابعی نے کوئی کام کیا اور صحابی نے اس پر سکوت فرمائی۔

حکم: یہ کبھی مقبول ہوتی ہے اور کبھی غیر مقبول اگر یہ حکما مرفوع ہے تو قابل احتجاج ہوگی اور محض موقوف تو احادیث ضعیفہ میں تقویت کا کام دے گی اور غیر اختلافی امور میں حجت بھی قرار دی جائے گی ہاں اختلافی امور میں بایں معنی معتبر ہوگی کہ علاوہ اور مقابل کسی رائے اور قیاس کو دخل نہیں دیا جائے گا۔

مقطوع کی دو قسمیں ہیں: قولی، فعلی۔

قولی: جیسے حسن بصری تابعی کا قول صل و علیہ بدعتہ۔

ترجمہ: نماز پڑھ لیا کرو اس کی بدعت اس پر پڑے گی۔

فعلی: جیسے ابراھیم بن محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ کان مسروق یرخی الستر بینہ و بین اھلہ ویقبل علی صلوٰۃ ویخلیھم ودنیاھم۔

ترجمہ: حضرت امام مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اہل وعیال کے درمیان پردہ ڈال کر نماز میں مشغول ہو جاتے اور ان کو ان کی دُنیا میں مشغول چھوڑ دیتے۔

حکم: اگر یہ حدیث کسی سند مرفوع سے ثابت ہوئی ہو تو مرفوع مرسل کے حکم میں ہوگی۔ اور موقوف کا درجہ حاصل کرنے کے لیے بعض احناف نے فرمایا کہ تابعی عہد صحابہ میں ان کی نگرانی میں افتا کا کام کرتا رہا ہو اور ان کا معتمد ہو تو اس کو موقوف کی حیثیت حاصل ہوگی۔ اس کو منقطع بھی کہا جاتا ہے۔ (مقدمہ جامع الاحادیث ص ۴۹۶)

متصل: وہ حدیث مرفوع یا موقوف ہے جس کی سند میں تمام رُواۃ مذکور ہوں۔

مثال: مرفوع کی تعریف میں مرفوع متصل کی مثال اور موقوف کی تعریف موقوف متصل کی مثال گذر چکی ہے۔

منقطع: وہ حدیث مرفوع یا موقوف یا جس کے بعض رواۃ سند سے ساقط ہوں یہ متصل کے مقابل میں بولا جاتا ہے۔

اقسام حدیث تعداد سند کے اعتبار سے: راویوں کی قلت و کثرت کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں: **متواتر، مشہور، عزیز، واحد۔**

متواتر: وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں اتنے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا عقل کے نزدیک محال ہو۔

متواتر کی دو قسمیں ہیں: لفظی، معنوی۔

متواتر لفظی: متواتر لفظی وہ ہے جس کے الفاظ و معنی دونوں متواتر ہوں۔

مثال: متواتر لفظی کی مثال یہ حدیث ہے جس کو بہت محدثین نے بکثرت صحابہ سے روایت کیا ہے۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من تعمد علی کذبا فلیتبوا مقعدہ من النار۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنے بیٹھنے کا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

(بخاری شریف جلد اول ص ۲۱)

نوٹ: یہ وہ حدیث ہے جس کو ستر سے زائد صحابہ نے روایت کیا ہے جس میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔ (مقدمہ شرح صحیح مسلم ص ۱۰۳)

مواتر معنوی: وہ حدیث جس کے صرف معنی متواتر ہوں الفاظ متواتر نہ ہوں۔

مثال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ۔

ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک کہ چہرہ پر نہیں پھیر لیتے۔

حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ دُعا کے وقت ہاتھ اُٹھانا ہے اور تقریباً سو احادیث

کریمہ سے یہی مفہوم حاصل ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ مفہوم متواتر ہے۔

(مقدمہ جامع الاحادیث ص۴۹۹)

حکم: حدیث متواتر علم قطعی یقینی بدیہی کا فائدہ دیتی ہے؛ راویوں سے بحث نہیں کی جاتی اس کے مضمون کا انکار کفر ہے۔ (جامع الاحادیث ص۵۰۰)

مشہور: وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں تین یا زائد ہوں بشرطیکہ حدِ تواتر کو نہ پہنچے اس کو مستفیض بھی کہتے ہیں۔

مثال: حدیث مشہور کی مثال یہ حدیث ہے: **قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھرا بعد الرکوع یدعوا علی رعل و ذکوان۔**

ترجمہ: رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد دُعائے قنوت پڑھی اور اہل رعل وذکوان کے لیے دُعائے ہلاکت فرماتے رہے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۵۰)

حکم: حدیث مشہور کے مراتب مختلف ہیں۔ مشہور اصطلاحی اگر صحیح ہے تو اس کو بعد کی تمام اقسام پر ترجیح حاصل ہوگی۔

عزیز: وہ حدیث ہے جس کے راوی کسی طبقہ میں دو سے کم نہ ہوں۔

مثال: حدیث عزیز کی مثال یہ حدیث ہے **لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔**

ترجمہ: تم میں اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں؛ جب تک اس کے نزدیک میری محبت ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں کی محبت پر غالب نہ ہو۔ (بخاری شریف جلد اول)

نوٹ: اس حدیث مبارکہ کو صحابۂ کرام نے حضرت ابوھریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

غریب: وہ حدیث جس کے راوی کسی دور میں یا ہر دور میں صرف ایک ہوں۔

مثال: حدیث غریب کی مثال یہ حدیث ہے: **انما الاعمال بالنیات۔**

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اس حدیث کے اول سند میں تنہا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اقسام: حدیث غریب کی دو قسمیں ہیں: غریب مطلق، غریب نسبی۔

غریب مطلق: سند حدیث کے اولیں طبقہ میں تفرد و غرابت ہو۔

مثال: اس کی مثال انما الاعمال بالنیات ہے۔ اس کو فرد مطلق بھی کہتے ہیں۔

غریب نسبی: سند حدیث کے درمیان طبقہ میں غرابت ہو۔ اس کو فرد نسبی بھی کہتے ہیں۔

مثال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل مکۃ وعلی رأسہ المغفر۔

ترجمہ: حضور گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

حکم: ان احادیث کا حکم بھی مشہور احادیث کی طرح ہے کہ ہر حدیث کا صحیح و معتمد ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ حسب موقع مختلف مراتب ہوتے ہیں۔

خبر واحد: وہ حدیث جس کے راوی تعداد کے لحاظ سے حد تواتر کو نہ پہنچے ہوں۔

اقسام خبر الاحاد: یعنی مشہور، عزیز اور غریب کی قوت وضعف کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: مقبول، مردود

مقبول: یہ وہ قسم ہے جس میں خبر کا صدق راجح ہوتا ہے۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے استدلال کرنا جائز ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

مردود: یہ وہ قسم ہے جس میں خبر کا صدق راجح نہیں ہوتا۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے استدلال کرنا جائز نہیں اور نہ اس کے مقتضی پر عمل کرنا واجب ہے۔

اقسام مقبول: (۱) صحیح لذاتہٖ (۲) صحیح لغیرہٖ (۳) حسن لذاتہٖ (۴) حسن لغیرہٖ۔

صحیح لذاتہٖ: وہ حدیث ہے جس کے تمام رواۃ عادل، تام الضبط ہوں اور سند متصل ہو اور وہ حدیث شذوذ و علت وعیوب سے خالی ہو۔

مثال: حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن بن شھاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیه وسلم قرأفی المغرب بالطور ۔ (بخاری)

ترجمہ: امام بخاری کہتے ہیں ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ۔ وہ کہتے ہیں خبر دی ہم کوامام مالک نے امام ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہوئے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن جبیر سے اور یہ اپنے والد جبیر بن مطعم سے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوسنا کہ آپ نے نماز مغرب میں سورۂ طور کی تلاوت فرمائی ۔

نوٹ: یہ حدیث صحیح لذاتہٖ ہے اس کی سند متصل، رواۃ عادل وضابط اور حدیث شذوذ وعلت سے خالی ہے۔

حکم: حدیث صحیح لذاتہٖ کاحکم یہ ہے کہ یہ قابل احتجاج اور واجب العمل ہے۔

صحیح لغیرہ: وہ حدیث جو صحیح کے تمام شرائط کے ساتھ منقول ہو لیکن ضبط روایت میں ایسی کمی ہو جس کی تلافی تعداد اسانید کے سبب ہو جائے تو ایسی حدیث کو صحیح لغیرہٖ کہیں گے۔

مثال: عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواك عند کل صلاتھم ۔ (جامع الترمذی، ص:۳۰۲۹)

ترجمہ: محمد بن عمرو سے مروی ہے انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انھوں نے کہا رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے نزدیک اُمت پر یہ دُشوار نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

نوٹ: اس روایت میں محمد بن عمر بن علقمہ ہیں ان کے اندر تمام شرائط تو ہیں مگر ایک شرط یہ کہ صاحب ضبط واتقان نہیں ہے۔ اس لیے یہ حدیث حسن کے درجے میں تو ہوئی لیکن جب اس حدیث کو دوسرے تام الضبط راوی نے روایت کی تو یہ کمی پوری ہوگئی اور دوسرے کے سبب یہ حدیث صحیح ہوگئی لہٰذا اس کو صحیح لغیرہٖ کہیں گے۔ (مقدمہ شرح صحیح مسلم، ص:۱۰۸)

حکم: اس حدیث کا حکم یہ ہے کہ اس سے استدلال کرنا جائز ہے اور اس کے مقتضی پر عمل واجب ہے۔

حسن لذاتہ: وہ حدیث جو صحیح کے تمام شرائط کے ساتھ منقول ہو لیکن ضبط میں کچھ کمزوری ہو۔ اور یہ کمزوری کسی وجہ سے دور نہ ہوئی ہو۔

مثال: حدثنا قتیبه حدثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن ابی موسیٰ الاشعری قال سمعت ابی بحضرۃ العدو یقول قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف۔ (مسند احمد بن حنبل جلد چہارم، ص ۱۹۶)

ترجمہ: حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے حضرت جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابوعمران جونی سے روایت کرتے ہوئے انھوں نے ابی بکر بن موسیٰ اشعری سے روایت کی وہ کہتے ہیں میں نے والد ابوموسیٰ اشعری کو دُشمن کے مقابلے میں فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ میں ہیں۔''

نوٹ: اس حدیث کی سند میں چاروں راوی ثقہ ہیں۔ لیکن جعفر بن سلیمان کا مرتبہ ضبط میں کچھ ہے۔

حکم: صحیح سے کچھ کم مرتبہ رکھتی ہے لیکن قابل احتجاج وواجب العمل ہے۔

حسن لغیرہٖ: وہ حدیث ضعیف جو متعدد طرق سے مروی ہو اور اس کا ضعف خواہ سوء حفظ کی وجہ سے ہو یا انقطاع سند و جہالت راوی کے سبب سے ہو۔

مثال: عن عاصم بن عبید الله عن عبد الله بن عامر بن ربیعه عن ابیه ان امرأة من بنی فزاره تزوجت علی نعلین۔ (جامع ترمذی، ص ۱۷۹)

ترجمہ: حضرت عاصم بن عبید اللہ سے مروی ہے انھوں نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی انھوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیوں کے عوض مہر پر نکاح کیا۔

نوٹ: اس حدیث کے رواۃ عاصم سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن دوسرے طرق سے اس حدیث کے مروی ہونے کے سبب اس کو حسن لغیرہٖ کہا گیا۔

حکم: اس حدیث یعنی حسن لغیرہ کا مقام حسن لذاتہ اور ضعیف کے درمیان ہے اس لیے مقبول اور لائق احتجاج ہے۔

ضعیف: ہر وہ حدیث جس میں حدیث صحیح اور حدیث حسن کی ایک یا ایک سے زائد صفات نہ ہوں وہ حدیث ضعیف ہے۔

مثال: عن ابی ھریرہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من اتی حائضا او امرأۃ فی دبرھا او کاھنا فقد کفر ھما انزل علی محمد۔

(ترمذی ص۴۶)

نوٹ: حدیث کو ضعیف و مردود قرار دینے کی دو وجہیں ہیں، اول سند میں سقوط راوی، دوم راوی کے سلسلے میں طعن و جرح۔ اور دونوں اعتبارات کے پیشِ نظر ضعیف حدیث کی متعدد قسمیں ہیں۔

اقسام: باعتبار سقوط راوی حدیث ضعیف کی چھ قسمیں ہیں: **معلق، مرسل، معضل، منقطع، مرسل خفی، مدلس**

معلق: ہر وہ حدیث جس کے شروع سند سے ایک یا زائد راوی پے در پے حذف ہوں۔ کبھی پوری سند محذوف ہوتی ہے ایسا کرنے کو تعلیق کہتے ہیں۔

مثال: قال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلم بمن یجاھد فی سبیلہ (بخاری جلد اول، ص ۴۰۶)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس کو جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔

حکم: یہ قابل رد ہے کہ راوی غیر مذکور کا حال معلوم نہیں ہاں راوی کا حال معلوم ہو جائے۔ اور شرائط عدالت و اوصاف قبولیت سے متصف ہو تو مقبول ہو گی یہ حکم تمام منقطع احادیث کا ہونا چاہیے۔

مرسل: وہ حدیث جس کی سند کے آخر میں تابعی کے بعد راوی صحابی کو حذف کر دیا جائے وہ مرسل ہے اور اس فعل کو ارسال کہتے ہیں۔

مثال: عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نهى عن المزابنة۔

ترجمہ: سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا۔

نوٹ: سعید بن مسیب تابعی ہیں ظاہر ہے کہ انھوں نے کسی صحابی سے یہ سماع کیا اور اس صحابی کا نام نہیں لیا۔

حکم: مرسل درحقیقت ضعیف مردود اور غیر مقبول ہے کہ قبولیت کی ایک شرط اتصالِ سند سے خالی ہے۔ جمہور محدثین اور ایک جماعت اصولیین اور فقہا کا یہی مسلک ہے، احناف کے نزدیک تابعی و تبع تابعی کے مرسل روایات بعض شرطوں کے مقبول ہیں۔

معضل: وہ حدیث جس کی سند سے دو یا زائد راوی پے در پے ساقط ہوں۔

مثال: مالك انه بلغه ان عائشة زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قالت فی المرأة الحامل تری الدم انها تدع الصلوة۔ (موطا امام مالک)

ترجمہ: حضرت امام مالک کو یہ روایت پہنچی کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''حاملہ عورت اگر خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے۔''

نوٹ: یہ حدیث امام مالک کے بلاغات سے ہے اور درمیان سے دو راوی ساقط ہیں۔ کہ عموماً امام ملک اور حضرت صدیقہ کے درمیان موطا میں دو واسطے مذکور ہیں۔

حکم: معضل حدیث ضعیف شمار ہوتی ہے اور مرسل کے بعد اس کا درجہ ہے۔

منقطع: وہ حدیث جس کے درمیان سند سے ایک راوی ساقط ہو اور دو یا زائد ہوں تو پے در پے نہ ہوں۔

مثال: عن حذيفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان ولیتموها ابا بكر فزاهد فی الدنیا راغب فی الآخرة و فی جسمه ضعف و ان ولیتموها عمر فقوی امین لا یخاف فی اللہ لومة لائم و ان ولیتموها علیا فهاد مهتد یقیمكم علی صراط مستقیم۔

(مستدرك للحاكم جلد سوم، ص۱۵۳)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تم خلافت صدیق اکبر کے سپرد کروگے تو ان کو دُنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور وہ اپنے جسم میں ضعیف ثابت ہوں گے اور عمر فاروق کے سپرد کروگے تو قوی و امین ثابت ہوں گے احکام الٰہیہ میں کسی کی پرواہ نہیں کریں گے اور اگر علی کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ سیدھی راہ پر خود بھی چلیں گے اور دوسروں کو بھی صراطِ مستقیم پر گامزن رکھیں گے۔

نوٹ: اس حدیث کی سند میں ایک راوی سفیان ثوری اور ابو اسحاق کے درمیان سے ساقط ہیں اور وہ شریک ہیں لہٰذا یہ حدیث منقطع ہوگی۔

حکم: راوی غیر مذکور کا حال نہ معلوم ہونے کے سبب ضعیف شمار ہوتی ہے۔

مدلس: راوی نے جس سے حدیث سنی ہے اس کا نام نہ لے بلکہ اس سے اوپر کے راوی کا نام لے اور لفظ ایسا استعمال کرے جس سے سماع سمجھا جاسکتا ہو اور یقین نہ ہو کہ یہ راوی جھوٹ بول رہا ہے۔

مثال: اس کی مثال یہ ہے کہ وہ راوی کہے فلاں سے روایت ہے یا فلاں نے کہا۔

حکم: ایسی احادیث ضعیف کی اہم اقسام سے ہیں۔

مرسل خفی: وہ حدیث جو راوی کے ایسے معاصر سے صادر ہوئی جس نے اس شخص سے ملاقات نہ کی ہو جس نے اس کو وہ حدیث بیان کی ہو؛ بلکہ اس معاصر اور حدیث بیان کرنے والے کے درمیان واسطہ ہو۔

مثال: عن عمر بن عبد العزيز عن عقبه بن عامر الجهنى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله حارس الحرس۔

ترجمہ: عمر بن عبد العزیز عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لشکر کے محافظ پر رحم فرمائے۔ (ابن ماجہ، ص۱۹۹)

نوٹ: اس روایت میں عمر بن عبد العزیز نے عقبہ بن عامر سے روایت کی، حالاں کہ عمر بن عبد العزیز کی ملاقات عقبہ سے ثابت نہیں۔

حکم: ضعیف ہے اس لیے کہ اس میں انقطاع ہوتا ہے۔

اقسام، راوی کے مجروح ہونے کے اعتبار سے:

موضوع: وہ مضمون جس کو بصورت حدیث حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کذب بیانی سے منسوب کردیا گیا ہو۔

مثال: ان اللہ ملکا من حجارۃ یقال لہ عمارۃ ینزل علیٰ حمار من حجارۃ کل یوم فیسعر۔

ترجمہ: اللہ کے لیے پتھر کا ایک فرشتہ ہے جس کو عمارہ کہتے ہیں وہ ہر روز پتھر کے گدھے پر نازل ہوتا ہے اور اس کو جلاتا ہے۔

حکم: اس کو حدیث مجازا کہتے ہیں ورنہ درحقیقت یہ حدیث ہی نہیں اور جس حدیث کی وضع کا علم ہو اس میں وضع کی صراحت کے بغیر اس کی روایت کرنا جائز نہیں۔

متروک: یہ وہ حدیث ہے جس کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس پر کذب کی تہمت ہو۔

مثال: عن عمر بن شمر عن جابر عن ابی الطفیل عن علی و عمار قالا کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقنت فی الفجر ویکبر یوم عرفہ من صلواۃ الغداۃ ویقطع صلوۃ العصر آخر ایام التشریق۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۶۲)

ترجمہ: عمر بن شمر سے مروی ہے انھوں نے جابر سے انھوں نے ابوطفیل سے روایت کی کہ حضرت عمار و حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور یوم عرفہ کو صبح کی نماز سے تکبیرات تشریق شروع کرتے تھے اور آخر ایام تشریق میں عصر کی نماز تک تکبیرات ختم کرتے۔

حکم: موضوع کے بعد اس کا مرتبہ ہے اس کی یہ روایت مقبول نہیں۔ ہاں جب توبہ کرلے اور امارات صدق ظاہر ہوجائے تو اس کی حدیث مقبول ہوگی۔

نوٹ: اس کی سند میں عمر بن شمر ہے جو متروک الحدیث ہے۔

(مقدمہ جامع الاحادیث، ص ۵۳۲)

منکر: وہ حدیث ہے جس کی سند میں کوئی راوی فسق یا کثرت غلط یا فرط غفلت سے متصف ہو۔

مثال: حدثنا ابو البشر بکر بن خلف ثنا یحییٰ بن محمد قیس المدنی ثنا هشام بن عروه عن ابیه عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلوا البلح بالتمر کلوا الخلق بالجدید فان الشیطان یغضب۔

(ابن ماجه، ص۲۳۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کچی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ ملا کر کھایا کرو اور پرانی کھجور جدید کے ساتھ کہ شیطان کو اس سے غصہ آتا ہے۔''

نوٹ: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن محمد ہے جو کثرت غلط سے متصف ہے۔

(تدریب الراوی جلد اول، ص ۲۴۰)

حکم: یہ حدیث ضعیف کہلاتی ہے اور تعریف میں جن تین اوصاف کا ذکر ہوا ضعف میں بھی اس ترتیب کا لحاظ ہوتا ہے یعنی بدتر سے کمتر کی طرف لہٰذا زیادہ قابل رد بربنائے فسق ہوگی۔

معلل: وہ حدیث جو بظاہر بے عیب ہو مگر اس کے اندر کسی ایسے عیب کا علم ہو جائے جو اس کی صحت کو مجروح کر دے اس عیب کو علت کہا جاتا ہے۔

مثال: حدثنا ولید بن مسلم اخبرنی ثور بن یزید عن رجاء بن حیواة عن کاتب المغیرہ بن شعبه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مسح علی الخف و اسفله۔ (ترمذی جلد اول، ص۴۱)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزے پر اوپر اور نیچے مسح کیا۔

نوٹ: امام ترمذی فرماتے ہیں ''یہ حدیث معلول ہے ثور بن یزید کے شاگردوں میں سے ولید بن مسلم کے سوا کسی نے اس کو موصولا روایت نہیں کیا۔''

حکم: یہ علت اگر سند میں ہوگی تو سند اگر چہ مجروح ہوگی لیکن متن کو درجہ قبولیت حاصل ہوگا۔

مدرج: جس حدیث میں غیر کو داخل کر دیا گیا ہو اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) مدرج الاسناد (۲) مدرج المتن

مدرج الاسناد: وہ حدیث جس کی سند کا وسط یا سیاق بدل دیا جائے اس کی چند صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ راوی کو ایک حدیث چند شیوخ سے پہنچی؛ جنھوں نے اس حدیث کو مختلف سندوں سے بیان کیا تھا؛ پھر اس راوی نے حدیث مذکور کو ان سب سے ایک سند کے ساتھ تو روایت کر دیا اور ان کی سندوں کا اختلاف بیان نہیں کیا۔

مثال: عن بندار عن عبد الرحمٰن بن مھدی عن سفیان الثوری عن واصل و منصور والاعمش عن ابی وائل عن عمر بن شرحبیل عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ای الذنب اعظم قال ان تجعل اللہ ندا و ھو خلقك قال قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدك خشیۃ ان یطعم معك قال قلت ماذا قال ان تزنی حلیۃ جارك (ترمذی جلد دوم، ص۱۴۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا: ''یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک بنائے حالاں کہ اس نے تجھے پیدا فرمایا۔'' میں نے عرض کی پھر کون سا؟ فرمایا: ''اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دیا کہ وہ تیرے ساتھ مل کر کھائے۔'' میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا: ''اپنی پڑوسی کی بیوی سے زنا میں مبتلا ہو جانا۔''

نوٹ: اس حدیث میں واصل، مقصور، اعمش کی سندیں مختلف تھیں کہ واصل کی سند میں عمر بن شرحبیل نہ تھے بلکہ ابو وائل ہیں اور منصور و اعمش کی سند میں تھے، حضرت سفیان ثوری کے راوی عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث مذکور کو سب سے بیک سند روایت کر دیا۔

مدرج المتن: جس متن حدیث میں غیر حدیث کو داخل کر دیا جائے خواہ صحابی کا قول

ہو یا بعد کے کسی راوی کا۔ نیز ادراج درمیان میں ہو یا اول آخر میں پھر اس کو حدیث رسول کے ساتھ اس طرح مخلوط کردیا جائے کہ دونوں میں امتیاز نہ رہے۔

مثال: عن شعبہ عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغو الوضو ویل العقاب من النار۔

(حاشیہ نزھۃ النظر، ص ٦٢)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وضو میں خوب مبالغہ کرو ایڑیوں کے لیے دوزخ کی تباہی ہے۔''

نوٹ: اس حدیث میں اسبغو الوضو حضرت ابو ہریرہ کا فرمان ہے جس کو ابوقطن وغیرہ نے حدیث مرفوع میں مخلوط کر کے پیش کردیا امام شعبہ سے روایت کرنے والے آدم و محمد بن جعفر ہیں مگر کسی میں یہ لفظ نہیں۔

حکم: محدثین وفقہا متفق ہیں کہ صحابہ کے بعد ادراج ناجائز ہے لیکن تشریح لفظ کے لیے جائز ہے۔

مقلوب: وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں تقدیم وتاخیر ہوگئی ہو۔

مثال: عن ابی هريرة اذا امرتكم بشئ فاتوه واذا نهيتكم عن شئ فاجتنبوه ما ستطعتم۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو کرو اور جب تم کو کسی چیز سے روکوں تو بقدر استطاعت اس سے بچو۔

نوٹ: یہ حدیث مقلوب ہے کیوں کہ اصل میں یہ حدیث اس طرح ہے ما نهيتكم عن شئ فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا من استطعتم۔

ترجمہ: جب تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس سے اجتناب کرو۔ اور جب میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو بقدر استطاعت کرو۔ صحیح بخاری و مسلم میں یہ حدیث اسی طرح ہے۔

(تدریب الراوی جلد اول، ص ۲۹۳)

حکم: اگر اپنا علمی تفوق ظاہر کرنے کے لیے قلب کیا جائے تو یہ ناجائز ہے اور اگر کسی کا

امتحان لینا مقصود ہو تو اسی وقت جائز ہے جب کہ اسی مجلس میں حقیقت واضح کر دی جائے اور اگر خطا و سہو کی بنا پر ہو تو معاف ہے۔ ہاں اگر بکثرت ہو تو ضبط مجروح ہوگا اور روایت ضعیف قرار پائے گی۔

مزید فی متصل الاسانید: جس حدیث کی سند بظاہر متصل ہو لیکن سند میں کسی راوی کا اضافہ کر دیا جائے۔

مثال: عن عبد اللہ بن المبارک قال حدثنا سفیان عن عبد الرحمن بن یزید حدثنی بسر بن عبید اللہ قال سمعت ابا ادریس قال سمعت واثلۃ بن الاسقع یقول سمعت ابا مرثد الغنوی یقول سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا تجلسوا عن القبور ولا تصلوا الیہا۔

(ترمذی اول، ص۱۲۵)

ترجمہ: ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھو۔

نوٹ: اس حدیث کی سند میں دو راویوں کی زیادتی ہے ایک سفیان دوسرے ابو ادریس۔

(مقدمہ جامع الاحادیث، ص۵۴۳)

حکم: وہم کی بنا پر مردود ہوتی ہے، ہاں زیادتی کرنے والا اپنے مقابل سے فائق ہو تو راجح و مقبول ہے۔

مضطرب: وہ حدیث جس کے عام راوی ثقہ و ہم پلہ ہوں لیکن مختلف صورتوں کے ساتھ مروی ہو، کبھی ایک راوی ہی سے خلاف منقول ہوتا ہے کہ انھوں نے روایت متعدد مواقع پر کی اور کبھی راوی چند ہونے کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ اختلاف ایسا شدید ہو کہ ان کے درمیان تطبین و توفیق ممکن نہ ہو اور تمام روایات قوت و مرتبہ میں مساوی ہوں کہ ترجیح ممکن نہ ہو۔

مثال: عن فاطمہ بن قیس قالت سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الزکوٰۃ فقال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ۔ (ترمذی، ص۱۱۹)

ترجمہ: حضرت فاطمہ بنت قیس بیان کرتی ہیں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زکوٰۃ سے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا: ''مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی حق ہے۔''

مذکورہ حدیث مضطرب ہے؛ کیوں کہ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے یوں روایت کیا اسی سند سے: **لیس فی المال حق سوی الزکوٰۃ۔** مال میں زکوٰۃ کے سوا کوئی حق نہیں اور یہ ایسا اضطراب ہے جو کسی تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا۔ **(ابن ماجہ، ص۱۲۸)**

حکم: اضطراب چوں کہ راوی کے ضبط کی کم زوری کو بتاتا ہے لہٰذا ایسی حدیث ضعیف قرار پاتی ہے۔ اور اس کا مرتبہ مقلوب کے بعد ہے۔

محفوظ: وہ حدیث ہے جس کو چند ثقات یا اوثق نے ثقہ کے منافی روایت کیا ہو۔

مثال: **عن عبینه عن عمر و بن دینار عن عوسجه عن بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان رجلا توفی علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم یدع وارثا الا مولی وهو اعتقه۔** **(شرح نخبۃ الفکر، ص ۳۹)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے اپنے آقا کے سوا جس نے اسے آزاد کیا تھا کسی دوسرے کو وارث نہ چھوڑا۔

نوٹ: یہ حدیث متصل ہے سفیان کی طرح ابن جریج نے بھی اسے موصولاً روایت کیا لیکن حماد بن زید نے مرسلاً روایت کیا ہے، یعنی حضرت ابن عباس کو واسطہ نہیں بنایا؛ چوں کہ دونوں طرح کی روایتوں یعنی مرسل کے راوی ثقہ؛ لیکن حماد بن زید کے مقابل میں سفیان کی روایت کو متعدد ثقہ حضرات نے ذکر کیا ہے لہٰذا موصول راجح اور مرسل مرجوح قرار دی گئی اور مذکورہ سند محفوظ تسلیم کی گئی۔

شاذ: وہ حدیث جس کو ثقہ راوی نے اوثق یا ثقات کے خلاف روایت کیا ہو۔

مثال: **عن عبدالواحد بن زیاد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی احدکم الفجر**

فلیضطجع عن یمینہ۔ **(ابوداود، ص۴۰)**

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم نماز فجر پڑھ لو تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ۔''

نوٹ: یہ حدیث قولی ہے لیکن دوسرے ثقہ حضرات نے اس حدیث کو حضور کے فعل کے طور پر ذکر کیا ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں عبدالواحد نے حدیث قولی روایت کر کے متعدد ثقہ رواۃ کی مخالفت کی ہے اور یہ اپنی اس روایت میں تنہا ہیں؛ ان کی یہ روایت شاذ ہے۔

منکر و معروف: وہ حدیث جس کا راوی ضعیف ہو اور معتمد رواۃ کی حدیث کے خلاف روایت کرے اس کے مقابل کو معروف کہتے ہیں۔

مثال: عن ابی اسحاق عن العیزار بن حریث عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من اقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ وحج البیت و صام وقری الضیف دخل الجنۃ۔ **(شرح نخبتہ الفکر، ص۴۰)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے نماز پڑھی، زکوٰۃ دی، حج بیت اللہ کیا، رمضان کے روزے رکھے اور مہمان نوازی کی وہ جنت میں داخل ہوا۔''

نوٹ: ابو حاتم نے کہا کہ یہ روایت منکر ہے کیوں کہ ثقہ رواۃ نے اس حدیث کو موقوفاً روایت کیا یعنی حضرت ابن عباس کا بتایا لہٰذا اس مخالفت کی بنیاد پر ابو اسحاق کی یہ روایت منکر قرار پائی اور باقی دوسرے ثقہ راویوں کی معروف۔

مصحف: وہ حدیث جس کی سند یا متن کے کسی لفظ میں نقطہ کی تبدیلی سے اختلاف واقع ہو مگر اس لفظ کا سابق رسم الخط باقی ہو۔

مثال: عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان واتبعہ سنۃ من شوال خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔ **(معجم اوسط جلد۸، ص۳۷۵)**

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے بھی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے وہ اپنی پیدائش کے دن گناہوں سے پاک تھا۔''

نوٹ: اس حدیث میں بعض نے سنۃ کی جگہ شیئا سمجھا اور اسی طرح روایت کی جس کو تصحیف کہا گیا۔

حکم: اگر کسی راوی سے اتفاقاً یہ عمل سرزد ہو جائے تو ضبط متاثر نہیں ہوتا کہ تھوڑی بہت غلطی سے شاذ و نادر ہی کوئی بچتا ہے۔ اگر بکثرت ہو تو عیب ہے اور ضبط مجروح۔

محرف: وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن کے لفظ میں شکل یعنی حرکت کی تبدیلی سے اختلاف واقع ہو مگر اس لفظ کا سابق رسم الخط باقی ہو۔

مثال: حضرت عرفجہ کی حدیث میں ''**یوم کُلاب** کو **یوم کِلاب**'' بتانا۔

(مقدمہ جامع الاحادیث)

ناسخ و منسوخ: دو ہم درجہ مقبول حدیثیں آپس میں متعارض ہوں اور ان میں مطابقت ممکن نہ ہو اور یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں حدیث مؤخر ہے اور فلاں مقدم ہے تو مؤخر کو ناسخ اور مقدم کو منسوخ کہیں گے۔

مثال: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''**افطر الحاجم والمحجوم**۔''

ترجمہ: سنگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے اپنا روزہ توڑ لیا۔ دوسری روایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: **ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احتجم وهو صائم**۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سنگی لگوائی۔

نوٹ: پہلی حدیث منسوخ کی مثال ہے اور دوسری حدیث ناسخ کی مثال ہے۔ پہلی حدیث فتح مکہ کے وقت ارشاد ہوئی تھی اور دوسری حدیث حجۃ الوداع کے موقع کی ہے۔

حکم: عمل ناسخ حدیث پر ہوگا منسوخ قابل عمل نہیں اگر تقدم و تاخر کا پتہ نہ چل سکے اور کوئی وجہ ترجیح بھی نہ ہو تو کسی پر عمل نہ ہوگا۔

محکم: وہ حدیث مقبول جو اس درجہ کی کسی دوسرے حدیث کے معارض نہ ہو۔

مثال: اکثر احادیث اس انداز کی ہیں۔

مختلف الحدیث: وہ حدیث مقبول جس کے معارض ویسی ہی دوسری حدیث موجود ہو مگر ان دونوں میں جمع و تطبیق ممکن ہو۔

مثال: حدیث شریف میں یہ ہے: **لاعدوی ولا طیرۃ۔**

ترجمہ: کوئی مرض متعدی ہوتا ہے اور نہ بدفال ہے۔ اور بظاہر اس کے خلاف دوسری حدیث اس طرح ہے: **فر من المجذوم فرارك من الاسد۔**

ترجمہ: جذام کے مریض سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔

نوٹ: یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور بظاہر متعارض ہیں؛ لیکن ان کے درمیان تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ یہ امراض خود بخود متعدی ہونے کا سبب بنا دیا ہے؛ جب کہ اس سبب کا تخلف بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ اور اسباب میں ہوتا ہے۔ **(شرح نخبتہ الفکر: ص۵۴، ۶۴)**

معنعن یا مونن: وہ حدیث ہے جس میں راوی عن فلاں عن فلاں کہے یا ان فلانا کہے۔

مثال: **عن اسامه بن زيد عن عثمان بن عروه عن عائشه قالت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله وملئكته يصلون على ميامن الصفوف۔** **(سنن ابن ماجه: ص۷۱)**

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دائیں صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔“

حکم: چند شرائط کے ساتھ متصل شمار ہوتی ہے۔ راوی مدلس نہ ہو جن راویوں کے درمیان عن یا ان آئے وہ ہم عصر ہوں۔

نوٹ: **معنعن** اور **مونن** دونوں کا یکساں حکم ہے اور ایسا کرنے کو **عنعنه** کہتے ہیں۔

متابع: اکثر کے نزدیک وہ حدیث جس کو ایک ہی صحابی سے لفظ ومعنی یا صرف معنی کی موافقت سے ذکر کیا جائے۔

شاھد: اکثر کے نزدیک وہ حدیث جس کو چند صحابی سے لفظ ومعنی یا صرف معنی کی موافقت سے ذکر کیا جائے۔

نوٹ: بعض حضرات موافقت فی اللفظ کو متابع اور موافق فی المعنی کو شاہد کہتے ہیں خواہ ایک صحابی سے مروی ہو یا دو سے اور متابع وشاہد ایک معنی میں بولے جاتے ہیں۔

مبھم: ہر وہ حدیث جس کی کبھی سند میں بعض راوی کے نام کی تصریح نہ ہو۔

مثال: حدثنی من سمع حجاجا الاعور بحدیث خروجه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی البقیع۔

ترجمہ: جس نے کانے حجاج سے حدیث سنی ہے اس نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بقیع جانے کی۔

حکم: جو غلام یا عورت معروف ہو اس کی تعدیل قبول کی جاتی ہے اور جس شخص کی شخصیت اور عدالت معروف ہو اور اس کا نام مجہول ہو اس کی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے جب راوی یہ کہے کہ مجھے فلاں یا فلاں نے خبر دی اور وہ عادل ہے تو اس روایت سے استدلال کیا جائے گا اور اگر اس کی عدالت سے لاعلم ہو یا کہے کہ فلاں نے کہا ہے یا اس کے غیر نے تو اس کی روایت سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ (مقدمہ شرح صحیح مسلم: ص ۱۲۵)

مسلسل: وہ حدیث جس کی سند کے رجال میں سے ہر راوی کسی ایک حالت یا قول یا فعل کو تسلسل کے ساتھ نقل کرے۔

مثال: عن عبد الرحمن بن الحبل عن الصنا بحی عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اخذ بیده وقال یا معاذ واللہ انی لا حباء فقال اوصیك یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوٰۃ تقول اللّٰھم اعنی علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك واوصی بذالك معاذ بن جبل

الصنابحی واوصی بہ الصنابحی اباعبدالرحمن۔ (ابوداؤد شریف ج۱،ص ۲۱۳)
ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اے معاذ! بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ معاذ! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد اس دُعا کو نہ چھوڑنا؛ اے اللہ! تو اپنے ذکر وشکر میں اور اچھی طرح اپنی عبادت میں میری مدد فرما۔'' پھر حضرت معاذ نے حضرت صنابحی کو اس دُعا کی وصیت کی اور صنابحی نے حضرت ابوعبدالرحمٰن کو اس کی وصیت کی۔
نوٹ: اس حدیث میں تسلسل یہ ہے کہ ہر مروی عنہ نے اپنے راوی کو اس دُعا کی وصیت کی۔

روایت البدعتی وحکم:

بدعت کی دو قسمیں ہیں: بدعت حسنہ وبدعت سیئہ۔ روایت البدعتی میں بدعت سے مراد بدعت سیئہ ہے، پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں بدعت مکفرہ یعنی جس کا اعتقاد کفریہ ہو بدعت مفسقہ یعنی جس کا اعتقاد فسق ہو۔ بدعت مکفرہ کے مرتکب کی روایت قطعی مردود ہے اور بدعت مفسقہ کے مرتکب کی روایت مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ مقبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ ثقہ ہو:
(۱) وہ بدعتی جھوٹ بولنے کو جائز نہ سمجھتا ہو (۲) اس کی روایت بدعت کی تائید وترویج سے متعلق نہ ہو (۳) روایت ثقہ راوی کے خلاف نہ ہو۔

روایت بالمعنی: رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عام ارشادات کو اس طرح بیان کرنا کہ مفاہیم ومقاصد تو وہی ادا ہوں جو منشاے رسول تھے مگر ٹھیک انھیں لفظوں کی پابندی نہ کی جائے جن کلمات کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادا فرمایا۔
حکم: جو شخص الفاظ کے مدلول معانی ومقاصد کو نہ جانتا ہو اس کے لیے روایت بالمعنی کرنا جائز نہیں۔ اور اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے شیخ کے الفاظ کو نقل کرے۔ اور اگر الفاظ کے معانی ومقاصد کا عالم ہے تو اس کے لیے روایت بالمعنی جائز ہے۔
سند: حدیث روایت کرنے والوں کے سلسلہ کو سند کہتے ہیں۔
مثال: عن فلاں عن فلاں یعنی عبدالرحمٰن عن صنابحی عن معاذ بن جبل اس سلسلہ کو سند کہیں گے۔

اسناد: سند ذکر کرنے کو اسناد کہتے ہیں اور کبھی سند کو بھی اسناد کہتے ہیں۔

متن: حدیث کی اصل عبارت اور الفاظ کو متن کہتے ہیں۔

مثال: ان اللہ وملئِکتہ یصلون علی میامن الصفوف۔ (ابن ماجہ، ص ۷۱)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے دائیں صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

مثلہ ونحوہ: متابع اصل لفظ و معنی دونوں میں اصل حدیث کے موفق ہو تو مثلہ کہتے ہیں۔ اور اگر فقط معنی میں موفق ہو تو نحوہ کہتے ہیں۔

صحابی: وہ انسان جس نے حالت ایمان میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور اسی حالت ایمان پر اس کا انتقال ہوا؛ جیسے تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

تابعی: وہ خوش قسمت انسان جس نے حالت ایمان میں کسی صحابی سے شرف ملاقات حاصل کیا اور اسی حالت ایمان میں اس کا انتقال ہوا۔ جیسے حضرت اویس قرنی اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ۔

تبع تابعی: وہ انسان جس نے کسی تابعی کی ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو اور اسی حالت میں اس کا انتقال ہوا۔ جیسے حضرت امام یوسف وغیرہ انہوں نے امام اعظم کی صحبت سے فیض اُٹھایا۔

مخضرم: وہ شخص نے زمانۂ جاہلیت واسلام دونوں پایا اور عہد رسالت میں اسلام قبول کیا مگر زیارت نبی سے مشرف نہ ہوسکا ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔

کتب احادیث کے مختلف اقسام:

جامع: حدیث کی وہ کتاب جو حسبِ ذیل آٹھ عنوان کو شامل ہو:

(۱) سیر (۲) آداب (۳) تفسیر (۴) عقائد

(۵) فتن (۶) احکام (۷) اشراط (۸) مناقب

مثال: جامع بخاری، جامع ترمذی۔

سنن: حدیث کی وہ کتاب جو ابواب فقہیہ کے اعتبار سے مرتب ہو اور جس میں صرف احادیث احکام مذکور ہوں۔

مثال: سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ۔

صحیح: وہ کتاب جس میں مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو۔

مثال: صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف۔

مسند: حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی روایت علاحدہ جمع کی جائیں؛ راویوں کی ترتیب کبھی باعتبار فرق مراتب ہوتی ہے اور کبھی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے۔

مثال: مسند امام احمد، مسند ابوداؤد، الطیالسی

معجم: حدیث کی وہ کتاب جس میں راویان حدیث کی حروف تہجی پر احادیث جمع کی گئی ہوں۔ خواہ وہ راوی مصنف کے اپنے شیوخ ہوں یا صحابۂ کرام ہوں۔

مثال: امام طبرانی کے معاجم ثلاثہ۔

مستدرک: حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی خاص کتاب کے مصنف کی رعایت کردہ شرائط کے مطابق رہ جانے والی احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔

مثال: امام حاکم کی مستدرك علی الصحیحین۔

مستخرج: حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کو اسی سند سے روایت کرنا جس میں اس مصنف کا واسطہ نہ آتا ہو۔

مثال: مستخرج اسماعیل علی البخاری، مستخرج ابی عوانہ علی مسلم۔

جز: حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی ایک راوی کی روایت یا کسی ایک موضوع پر احادیث جمع کی گئی ہوں۔

مثال: امام بخاری کی جز رفع الیدین

افراد و غرائب: حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی ایک مصنف کے تفردات کو جمع کیا گیا ہو۔

مثال: غرائب امام مالك، کتاب الافراد للدار قطنی۔

جمع: حدیث کی وہ کتاب جس میں چند کتب حدیث کی روایتوں کو بحذف سند و تکرار ذکر کیا گیا ہو۔

مثال: الجمع بین الصحیحین للحمیدی۔

زوائد: حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی کتاب کی صرف وہ احادیث جمع کی جائیں جو کسی دوسری کتاب سے زائد ہو۔

مثال: مصباح الزجاجہ فی زوائد ابن ماجہ للبوصیری۔ اس میں وہ احادیث مذکور ہیں۔ جو باقی صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔

اطراف: وہ کتاب جس میں احادیث کا صرف ایک حصہ ذکر کیا جائے اور پھر اس حدیث کی کل یا بعض سندوں کا ذکر کیا جائے۔

مثال: امام مزنی کی کتاب تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف۔

مفھرس: وہ کتاب جس میں کسی ایک یا چند کتابوں کی فہرست دے دی جائے جس سے حدیث معلوم کرنا آسان ہو جائے۔

مثال: المعجم المفھرس لالفاظ الحدیث النبوی اور مفتاح کنوز السنۃ۔

مصنف و مؤطا: حدیث کی وہ کتاب جس میں ترتیب ابواب فقہ پر ہو اور احادیث مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع احادیث بھی مذکور ہوں۔

مثال: امام عبدالرزاق کی مصنف عبدالرزاق، امام ابن ابی شیبہ کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ، امام مالک کتاب مؤطا امام مالک، امام ابو یوسف کی کتاب الآثار۔

مسلسل: جس کے راوی کسی صفت یا حالت یا کیفیت کے بیان کرنے میں متفق ہوں۔

اربعین: حدیث کی کتاب جس میں کسی خاص موضوع یا متعدد موضوعات پر چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں۔

مثال: امام نووی کی اربعین، امام احمد کی اربعین۔

کتاب العلل: وہ کتاب جس میں ایسی احادیث ذکر کی جائیں جن کی سند میں کلام ہوتا ہے۔

مثال: امام ترمذی کی کتاب العلل الترمذی۔ امام ابن ابو حاکم کی کتاب العلل۔

صحیحین: صحیح بخاری و صحیح مسلم کو صحیحین کہتے ہیں۔

سنن اربعہ: سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ کو سنن اربعہ کہتے ہیں۔

صحاح: بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، سنن ابن ماجہ۔ ان چھ کتابوں کو صحاح کہتے ہیں۔

کتب حدیث کے طبقات:

شہرت وقبولیت کے اعتبار سے کتب حدیث کے چار طبقے ہیں:

طبقۂ اولی: اس میں وہ کتابیں ہیں جو شہرت ومقبولیت کے اعتبار سے سب پر فائق ہیں وہ تین ہیں: بخاری، مسلم، موطا امام مالک

طبقۂ ثانیہ: وہ کتابیں جو مذکورہ کتب کے ہم پلہ تو نہیں لیکن ان کے قریب تر ہیں: جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی

طبقۂ ثالثہ: وہ کتابیں جو صحاح ستہ مذکورہ کے مصنفین کے معاصر یا قبل یا بعد میں تصنیف ہوئیں اور ان کے مصنفین فن حدیث میں امامت کے درجہ پر فائز تھے لیکن اپنی تصانیف میں صحت کا پورا اہتمام نہیں کیا اور ضعیف روایت بکثرت آگئیں؛ جیسے مسند شافعی، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی

طبقۂ رابعہ: وہ کتابیں جو متاخرین علما نے تصنیف کیں اور ان کی تمام روایت ضعیف ثابت ہوئیں؛ جیسے: مسند دیلمی اور مسند ابونعیم وغیرہ۔

تحمل وادا: یعنی حدیث پاک کی روایت واخذ کے طریقے۔

سماع حدیث: شیخ حدیث اپنی یادداشت یا کتاب سے پڑھ کر سنائے اور شاگرد سنے۔ یہ اخذ وروایت حدیث کا سب سے اعلیٰ طریقہ ہے۔

سمعت وحدثنی: جب شیخ حدیث پڑھ کر سنائے اور شاگرد سنے تو وہ شاگرد وقت روایت کہے گا: سمعت فلانا یا حدثنی فلان۔

سمعنا وحدثنا: جب شیخ حدیث پڑھ کر سنائے اور شاگرد اپنے ساتھیوں کے ساتھ سماعت کرے تو وقت روایت کہے گا: سمعنا فلانا وحدثنا فلان۔

اخبار وقراءت: راوی پڑھے اور شیخ سنتا رہے تو وہ راوی روایت کے وقت ان لفظوں کا

استعمال کرتا ہے:

اخبرنی یا قراءت علیہ: جب شاگرد تنہا اپنے شیخ کے سامنے حدیث پڑھے تو وقت روایت کہے گا: اخبرنی یا قرأت علیہ۔

اخبرنا وقراءت علینا: جب شاگرد اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ شیخ کے سامنے حدیث سنائے تو ان میں سے ہر ساتھی وقت روایت اخبرنا فلان یا قرأت علینا کہے گا۔

انبا: متقدمین کے یہاں یہ لفظ بمعنیٰ اخبار بولا جاتا ہے، لیکن متاخرین اس کو اجازت کے معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا شیخ اپنی سند سے روایت کرنے کی اجازت دیدے خواہ راوی نے اس سے وہ حدیث سنی یا نہیں۔ لہٰذا راوی کہتا ہے انباءنی، اجازنی۔

اجازت: شیخ شاگرد کو اس بات کی اجازت دیدے کہ وہ اس کی مرویات کو روایت کر سکتا ہے۔ گرچہ یہ مرویات شاگرد نے شیخ سے سنی نہیں ہے۔

مشافحہ: شیخ اپنی زبان سے شاگرد کو اپنی مرویات کی روایت کی اجازت دے۔

مکاتبہ: شیخ اپنی تحریر کے ذریعہ شاگرد کو اپنی مرویات کی روایت کی اجازت دے۔

مناولہ: شیخ اپنی کتاب اصل خواہ نقل شاگرد کو دے یا شاگرد خود نقل کر کے استاد کے سامنے پیش کر دے، پھر شیخ کہے میں اس کتاب کو فلاں سے روایت کرتا ہوں۔

وجادت: کسی کی کتاب سے استفادہ کرنا اور اس کی تحریر و دستخط وغیرہ کی شناخت سے اس کتاب کی روایت کرنا جب کہ یہ مجاز ہو۔ اجازت نہ ہونے کی صورت میں وجدت بخط فلاں وغیرہ الفاظ کے ذریعہ ہی روایت درست ہوگی۔

وصیت: شیخ اپنی وفات یا سفر سے قبل اپنی کسی کتاب یا چند کتابوں سے روایت کرنے کا حق دوسروں کو منتقل کر دے اس صورت میں وصانی؛ اخبرنی وصیۃ کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

اعلام: شیخ اپنے تلمیذ کو بتادے کہ میں فلاں کتاب کو فلاں سے روایت کرتا ہوں اس صورت میں روایت جائز ہوگی۔ جب کہ شیخ کی طرف سے یہ تلمیذ اجازت یافتہ ہو۔

القابات اصحاب حدیث:

طالب: حدیث کا متعلم۔

محدث: حدیث کا وہ معلم جو روایت حدیث کے ساتھ حدیث کی روایت وتحقیق میں مشغول ہو۔

حافظ: جب شیخ کو ایک لاکھ احادیث متناً وسنداً یاد ہوں۔

حجت: جب شیخ کو تین لاکھ احادیث متناً وسنداً مع جرح وتعدیل محفوظ ہوں۔

حاکم: جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً وسنداً جرحاً وتعدیلاً محفوظ ہوں۔

خدا کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اس عظیم خدمت کا شرف بخشا۔ جو طلبا اس رسالے سے فائدہ اٹھائیں وہ اس حقیر سیہ کار کو دُعاؤں سے نوازیں۔

کتبہ کوثر امام قادری
استاذ دار العلوم قدوسیہ فخر العلوم پرسونی بازار
مہراج گنج یو پی

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ کی

شاگردوں کو وصیت

[۱] خلوص کے ساتھ خدمتِ دین کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دو۔ حصولِ زر کو مقصدِ زندگی نہ بناؤ۔

[۲] مسجد یا مدرسہ کی ملازمت کے معنی میں عالم نہ رہو، نائب رسول کے معنی میں عالم بنو کہ رسول کی طرح ہر وقت اسلام وسنیت کی تبلیغ واشاعت کی فکر رکھو اور ہر ممکن طریقے سے اس کے لیے کوشش کرتے رہو۔

[۳] قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھنے کے ساتھ فقہ کا زیادہ مطالعہ کرو کہ اللہ ورسول کے نزدیک سب سے بڑا عالم وہی ہوتا ہے جو فقہ میں زیادہ ہوتا ہے اگرچہ دوسرا حدیث وتفسیر سے زیادہ اشتغال رکھتا ہو۔ [فتاویٰ رضویہ، چہارم، ص ۵۷۲]

[۴] صحیح معنی میں عالم بننے کے لیے علمائے اہلسنّت خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیفات کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرو۔

[۵] عالم کی سند مل جانے کو کافی نہ سمجھو بلکہ زندگی بھر تحصیل علم میں لگے رہو اور یقین کرو کہ زمانۂ طالب علمی میں صرف علم حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے۔ اور حقیقت میں علم حاصل کرنے کا زمانہ فراغت کے بعد ہی ہے۔

[۶] خود بھی باعمل رہو اور دوسروں کو بھی باعمل بنانے کی کوشش میں دن رات لگے رہو۔

[۷] بدمذہب اور دُنیا دار مولوی سے دور بھاگو، جیسے شیر سے بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ وہ جان لیتا ہے اور یہ ایمان برباد کرتا ہے۔

[۸] الحاق کہ جس سے اکثر دینی مدارس دُنیا دار ہو گئے اور ان کی تعلیم برباد ہو گئی اس سے بچو اور مکر وفریب سے گورنمنٹ کا بھی پیسہ نہ حاصل کرو کہ غدر وبدعہدی مطلقاً سب سے حرام ہے۔

[۹] دین میں کبھی مداہنت نہ اختیار کرو، حق گوئی وبے باکی اپنی زندگی کا شعار بناؤ۔

[۱۰] اپنے روپے کو بینک میں رکھنے اور دوسرے کاروبار میں لگانے کی بجائے دینی کام میں لگاؤ۔ کتابیں تصنیف کرو، اور انھیں چھپوا کر اسلام وسنیت کی زیادہ سے زیادہ نشر واشاعت کرو۔ اور یقین رکھو کہ جو لوگ دین کا کام نہیں کرتے بلکہ جو اللہ ورسول کی مخالفت کرتے ہیں جب انھیں بھی کھانے کو ملتا ہے تو کبھی تم بھوکے نہ رہو گے۔

[۱۱] اساتذہ کے حقوق کو تمام مسلمانوں کے حقوق سے مقدم رکھو۔ اور کسی طرح کی ایذا ان کو نہ پہنچاؤ ورنہ علم کی برکت سے محروم ہو جاؤ گے۔

[ماخوذ: حالات مصنف، مشمولہ خطبات محرم، از فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی، ص ۵۴۲۔ ۵۴۴]